



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: 1-25/AIMS

December 7, 2025

فکر و نظر

جماعت اسلامی سے مشتاق احمد خان کی علیحدگی پاکستانی مذہبی سیاست میں فکری آزادی اور جماعتی نظم کے درمیان بڑھتی ہوئی کشمکش کی عکاسی کرتی ہے۔

ڈاکٹر طاہر انزیر۔ محقق، مصنف، مدیر اور معلم۔

Taha Nazir PhD, Researcher, Writer, Worker and Media Professional. <https://tahanazir.com/>

Running title: Internal conflicts, political ideology, organizational structure

Keywords: Jamaat-e-Islami, Mushtaq Ahmad Khan, religious politics

Correspondence: Taha Nazir PhD, Researcher, Worker, and Journalist. Thomson Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

Consent for publication: Author is agreed to publish this article.

سابق سینئر مشتاق احمد خان کا جماعت اسلامی سے علیحدگی اختیار کرنا محض ایک فرد کا تنظیمی فیصلہ نہیں بلکہ پاکستان کی مذہبی و نظریاتی سیاست میں ایک اہم فکری اور ادارہ جاتی ارتعاش کی علامت ہے۔ یہ واقعہ جماعتی نظم، فکری آزادی، سیاسی خود مختاری اور انسانی حقوق کے بیانیے کے باہمی تعلق پر ایک سنجیدہ مکالمے کو جنم دیتا ہے۔ ایسے سوالات اس سے قبل بھی مختلف مذہبی و نظریاتی جماعتوں کے اندر اٹھتے رہے ہیں، جن کی مثالیں پاکستان، ترکی، مصر اور تیونس جیسے ممالک میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

مشتاق احمد خان، جو خیبر پختونخوا کے ضلع صوابی سے تعلق رکھتے ہیں، مارچ 2018 سے مارچ 2024 تک ایوانِ بالا (سینیٹ آف پاکستان) کے رکن رہے۔ وہ جماعتِ اسلامی کے ان چند رہنماؤں میں شمار ہوتے تھے جنہیں علمی سنجیدگی، اخلاقی استقامت اور انسانی حقوق کے حوالے سے واضح موقف کی وجہ سے جماعت کے اندر اور باہر احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ سینیٹ میں ان کی تقاریر خصوصاً فلسطین، کشمیر، عافیہ صدیقی، جبری گمشدگیوں، اور آئینی بالادستی جیسے موضوعات پر پارلیمانی ریکارڈ کا حصہ ہیں۔

ستمبر 2024 کو، جب وہ فلسطینی عوام کے حق میں سرگرم عالمی اقدام، ”گلوبل فریڈم فلوٹیلہ“ کے ایک مشن میں شریک تھے — جس سے قبل 19 ترکی، یورپ اور مشرق وسطیٰ کے مختلف سماجی و انسانی حقوق کے کارکن وابستہ رہے ہیں — انہوں نے جماعتِ اسلامی کی مرکزی قیادت کو تحریری استغفیٰ ارسال کیا۔ بعد ازاں ایک معروف ٹی وی پروگرام میں اس فیصلے کی تصدیق کرتے ہوئے انہوں نے واضح کیا کہ یہ قدم کسی وقتی اختلاف کا نتیجہ نہیں بلکہ ایک طویل فکری کشمکش کے بعد اٹھایا گیا ہے۔

ان کے موقف کا بنیادی نکتہ یہ تھا کہ جماعتی نظم و ضبط اور ادارہ جاتی اطاعت اگرچہ کسی تنظیم کے استحکام کے لیے ضروری ہے، مگر فکری کارکن کے لیے انسانی حقوق، جمہوری آزادیوں اور سماجی انصاف پر آزادانہ سیاسی کردار بھی ناگزیر ہوتا ہے۔ ان کی خواہش تھی کہ وہ پشتون تحفظ موومنٹ، بلوچ یکجہتی کمیٹی، اور دیگر محروم و حاشیہ نشین سماجی گروہوں سے وابستہ رہنماؤں جیسے علی وزیر، منظور پشتین اور ماہر نگ بلوچ سے براہ راست مکالمہ کریں۔ تاہم جماعتی قیادت نے ان روابط کو تنظیمی پالیسی سے متصادم سمجھا، جس سے اختلاف شدت اختیار کرتا گیا۔

یہ کشمکش محض جماعتِ اسلامی تک محدود نہیں۔ ماضی میں بھی ایسے واقعات سامنے آچکے ہیں، مثلاً مصر میں اخوان المسلمون کے بعض دانشور رہنماؤں کی علیحدگی، ترکی میں جسٹس اینڈ ڈویلپمنٹ پارٹی کے بانی اراکین کا پارٹی پالیسی سے اختلاف، یا تیونس میں النہضہ موومنٹ کے اندر فکری تقسیم۔ ان تمام مثالوں میں بنیادی سوال یہی رہا کہ کیا نظریاتی جماعتیں فکری اختلاف کو ادارہ جاتی حدود میں برداشت کر سکتی ہیں؟

مشتاق احمد خان نے اپنی علیحدگی کے جذباتی پہلو کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ جس رات انہوں نے استغفیٰ دیا، وہ اسی طرح روئے جیسے والدہ کی وفات پر۔ یہ بیان اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ ان کا فیصلہ محض سیاسی نہیں بلکہ اخلاقی، فکری اور شخصی سطح پر ایک گہری آزمائش تھا۔

سیاسی تجزیہ کاروں کے مطابق، ان کی علیحدگی جماعتِ اسلامی کے لیے بالخصوص خیبر پختونخوا میں ایک فکری و تنظیمی خلا پیدا کر سکتی ہے۔ جماعت کا انسانی حقوق سے متعلق بیانیہ، جو پہلے ہی قومی سیاست میں محدود اثر رکھتا تھا، مزید کمزور پڑنے کا اندیشہ ہے۔ اس کے برعکس عوامی نیشنل پارٹی، تحریک انصاف، اور قوم پرست گروہ اس خلا سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

جماعتِ اسلامی کا موقف یہ رہا ہے کہ اس کا نظم کار ایک مضبوط ادارہ جاتی ڈھانچے پر قائم ہے، جہاں استغفیٰ شوریٰ، امیر جماعت اور مرکزی قیادت کے ذریعے باضابطہ طریقے سے نمٹایا جاتا ہے۔ یہی نظم جماعت کو دیگر مذہبی جماعتوں سے ممتاز بناتا ہے، مگر ناقدین کے نزدیک یہی سخت ادارہ جاتی ڈھانچہ بعض اوقات فکری ارتقا میں رکاوٹ بھی بن جاتا ہے۔

بعض مبصرین کا خیال ہے کہ مشتاق احمد خان جیسے رہنما کو جماعت کے اندر رہ کر اصلاحی جدوجہد جاری رکھنی چاہیے تھی، جیسا کہ ماضی میں جماعت کے بعض فکری حلقوں نے کیا۔ تاہم خود ان کے نزدیک تنظیمی نظم اور عوامی انسانی خدمت کے درمیان توازن ممکن نہ رہا، جس کے باعث علیحدگی ایک منطقی اور اصولی راستہ بن گئی۔

سوشل میڈیا اور سیاسی حلقوں میں ان کی ممکنہ طور پر پاکستان تحریک انصاف میں شمولیت کی قیاس آرائیاں بھی سامنے آئیں، جن کی انہوں نے تردید کی۔ تاہم ان کی خاندانی سطح پر بعض سیاسی ملاقاتوں اور روابط نے یہ واضح کر دیا کہ ان کی علیحدگی کے اثرات صرف جماعت اسلامی تک محدود نہیں بلکہ قومی سیاست کے وسیع تر منظر نامے سے جڑے ہوئے ہیں۔

جماعت سے علیحدگی کے بعد یہ امکان موجود ہے کہ مشتاق احمد خان انسانی حقوق، جمہوری آزادیوں اور آئینی بالادستی کے بیانیے کے ساتھ کسی نئے سیاسی یا فکری پلیٹ فارم کا حصہ بنیں، یا خیر پختہ خواہی میں ایک آزاد نظریاتی تحریک کی بنیاد رکھیں، جیسا کہ ماضی میں اس خطے میں متعدد فکری تحریکیں جنم لیتی رہی ہیں۔

مجموعی طور پر یہ واقعہ پاکستان کی مذہبی سیاست کے لیے ایک بنیادی سوال چھوڑ جاتا ہے: کیا مذہبی و نظریاتی جماعتیں اکیسویں صدی کے جمہوری، کثیر الثقافتی اور انسانی حقوق پر مبنی سیاسی ماحول میں فکری اختلاف اور سیاسی خود مختاری کو ادارہ جاتی سطح پر قبول کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں؟

اختتاماً کہا جاسکتا ہے کہ مشتاق احمد خان کی جماعت اسلامی سے علیحدگی ایک فرد کی سیاسی راہ میں تبدیلی نہیں بلکہ ایک فکری اعلان ہے، جو مستقبل میں جماعتی سیاست، مذہبی نظریات اور جمہوری اقدار کے باہمی تعلق پر نئی بحثوں اور ممکنہ اصلاحات کی بنیاد رکھ سکتا ہے۔

Reference:

- HUM News. (2025, October 9). *Mushtaq Ahmad resigns from Jamaat-e-Islami citing focus on freedom and activism*. HUM News. <https://humnews.pk/latest/552473/> بم نیوز
- SAMAA TV. (2025, October 9). *Senator Mushtaq Ahmed resigns from Jamaat-e-Islami membership*. SAMAA TV. <https://urdu.samaa.tv/2087343741-> SAMAA TV
- ARY News. (2025, October 26). *Former Senator Mushtaq Ahmad likely to rejoin Jamaat-e-Islami, says Siraj ul Haq*. ARY News. <https://arynews.tv/mushtaq-ahmad-return-to-jamaat-e-islami-soon-siraj-ul-haq/> ARY News
- Business Recorder. (2025, October 19). *Former senator Mushtaq Ahmed joins TTAP after leaving Jamaat-e-Islami*. Business Recorder. <https://www.brecorder.com/news/40388139> Business Recorder
- The News International. (2025, February 2). *Ji leader Mushtaq Ahmad demands withdrawal of elite privileges*. The News International. <https://www.thenews.com.pk/print/1278595-ji-leader-for-withdrawal-of-perks-privileges-to-elite-class> The News International
- Daily Dawn. (2022, April 20). *Senator Mushtaq Ahmad Khan quits as Jamaat's provincial emir*. Dawn.com. <https://www.dawn.com/news/1685852> Dawn
- The Express Tribune. (2025, October 5). *Former Ji senator Mushtaq Ahmad to stand before Israeli court*. The Express Tribune. <https://tribune.com.pk/story/2570717/former-ji-senator-mushtaq-ahmad-to-stand-before-israeli-court> The Express Tribune

- Business Recorder. (2025, October 6). *Foreign Office hopeful of Mushtaq Ahmad's safe release from Israeli detention*. Business Recorder. <https://www.brecorder.com/news/40386087> Business Recorder
- AA.com.tr. (2025, October 7). *'Will continue fighting for Palestine,' says Pakistani activist after release from Israeli jail*. Anadolu Agency. <https://www.aa.com.tr/en/asia-pacific/will-continue-fighting-for-palestine-says-pakistani-activist-after-release-from-israeli-jail/3710008> Anadolu Ajansı
- Aaj English TV. (2025, March 9). *Former Jamaat-e-Islami senator Mushtaq Ahmed's elder brother killed in Swabi*. Aaj English TV. <https://english.aaj.tv/news/330406364/former-jamaat-e-islami-senator-mushtaq-ahmads-elder-brother-killed-in-swabi>



ادارتی بیان (Editorial Statement)

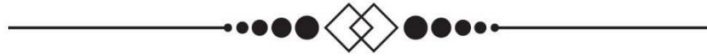
یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی ٹی معاون ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی محزن اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

پری پرنٹ نوٹس (Preprint Notice)

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زینودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلیٹ فارمز پر بطور اشاعتی معاونہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور عوامی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشاعتی جانکاری کے بغیر مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔





© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.

License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to *Aghaaz Info Media System (AIMS)*, include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).
